تعلیم کے فروغ کے لیے مختلف تنظیموں کا کردار
(Role of Various Organizations Contributing towards Education)

تعلیمی انتظام وانصرام (Educational Administration)

ملک میں ضرورت کے مطابق نئے تعلیمی اداروں کے قیام، نصاب سازی، تربیت اساتذہ، امتحان اور جائزہ جیسے امور کی انجام دہی وفاقی، صوبائی اور ضلعی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔ اسی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے حکومتیں مختلف ادارے قائم کرتی ہیں جو مختلف سطحوں پر اور مختلف پہلوؤں سے فروغ تعلیم کے عمل میں حکومتوں کا ہاتھ بٹاتے ہیں مثلاً وفاقی اور صوبائی محکمہ ہائے تعلیم، امتحانی بورڈز اور ٹیکسٹ بک بورڈز وغیرہ۔

صوبائی محکمہ تعلیم (Provincial Department of Education)

اگرچہ ملک کے مجموعی تعلیمی نظام کی نگرانی وفاقی حکومت کرتی ہے لیکن مرکز میں بیٹھ کر سارے ملک کے تعلیمی انتظام وانصرام اور صوبائی ضروریات ومعاملات کو سمجھنا اور ان کے مسائل کو فوری حل کرنا وفاقی وزارت کے لیے ممکن نہیں۔ اس لیے صوبائی سطح پر محکمہ تعلیم صوبوں میں تعلیمی تنظیم وترقی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ یوں بھی تعلیم صوبائی محکموں کی ذمہ داری میں شامل ہے۔

صوبائی محکمہ تعلیم کا سربراہ وزیر تعلیم ہوتا ہے۔ اس کے بعد صوبائی سیکرٹری تعلیم کا درجہ ہوتا ہے۔ صوبائی سیکرٹری تعلیم کے اختیارات وفرائض کم وبیش وہی ہیں جو وفاقی سیکرٹری تعلیم کے ہوتے ہیں۔ صوبائی سیکرٹری وفاقی سیکرٹری سے رہنمائی وہدایت حاصل کرتا ہے۔ جس طرح مرکزی وزارت تعلیم کے مختلف شعبے ہیں اور ان میں افسران وماتحت عملہ متعین ہے۔ اس طرح صوبوں میں بھی محکمہ تعلیم کے مختلف شعبے اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔ اہم شعبوں کی فہرست درج ذیل ہے:۔

1۔ ڈائریکٹوریٹ آف پبلک انسٹرکشن۔
2۔ ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفس (تعلیم)۔
3۔ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ / فنی تعلیمی بورڈ۔
4۔ ادارہ تدوین نصاب وتوسیع تعلیم / ادارہ ترقی نصاب وتحقیق۔
5۔ صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈ۔

صوبائی محکمہ تعلیم کی ذمہ داریاں وفرائض اور اختیارات

1۔ قومی تعلیمی پالیسی پر عمل اور تعلیمی ضروریات کا جائزہ لینا

وفاقی حکومت قومی تعلیمی پالیسی مرتب کرتی ہے جبکہ صوبائی محکمہ تعلیم اپنے صوبے میں اس پالیسی پر عملدرآمد کروانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ صوبائی محکمہ تعلیم اپنے صوبے کی تعلیمی ضروریات کا جائزہ لیتا ہے اور تعلیمی ضروریات کی تکمیل کے لیے مختلف منصوبوں کی منظوری دیتا ہے۔

2۔ ملازمت کے قواعد مرتب کرنا

صوبائی محکمہ تعلیم میں اعلیٰ افسران کا تقرر، تبادلے اور ملازمت سے متعلق دوسرے تمام امور کی نگرانی کرنا صوبائی محکمہ تعلیم کی ذمہ داری ہے۔ اس کے علاوہ سکولوں کے اساتذہ کا چناؤ، ان کی شرائط ملازمت، ملازمت کا تعین وتقرری وتبادلہ اور ملازمت کے قواعد مرتب کرنا بھی صوبائی محکمہ تعلیم ہی کی ذمہ داری ہے۔

3۔ تعلیمی اداروں اور انتظامی معاملات کی نگرانی کرنا

صوبے میں محکمہ تعلیم کا ایک انتظامی شعبہ ہوتا ہے۔ انتظامی معاملات درپیش ہوتے ہیں، ان کی نگرانی اور اصلاح بھی صوبائی محکمہ تعلیم کا فرض ہے جو صوبے میں قائم تعلیمی شعبوں اور اداروں کے انتظامی اور تعلیمی امور کی نگرانی اور اصلاح کا کام کرتا ہے۔ ان اداروں میں پرائمری تعلیم سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک کے عام اور پیشہ ورانہ تعلیم کے ادارے شامل ہیں۔ ان کے تعلیمی معیار، تعلیمی ضروریات، اخراجات اور تقاضوں کو سمجھنا اور ان کی مناسب دیکھ بھال کرنا صوبائی محکمہ تعلیم کا فرض ہے۔ ملک میں شرح خواندگی میں اضافے کے لیے تعلیم بالغاں کے مؤثر پروگرام ضروری ہیں۔ مرکزی سطح پر خواندگی کمیشن قائم ہے لیکن صوبوں میں محکمہ تعلیم کے تعاون سے تعلیم بالغاں کے پروگراموں کو مؤثر بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

4۔ تعلیمی بجٹ اور منصوبے تیار کرنا

محکمہ تعلیم کے مختلف شعبوں سے متعلق تمام اخراجات کا میزانیہ تیار کرنا، سازوسامان کی خریداری اور اس کے حصول کے لیے منظوری دینا نیز مالی امور کی نگرانی کرنا صوبائی محکمہ تعلیم کی ذمہ داری ہے۔ علاوہ ازیں مختلف تعلیمی منصوبوں کی تیاری، منظوری، نگرانی اور تکمیل بھی اس محکمہ ہی کے سپرد ہے۔ یہی محکمہ صوبے میں تعلیم سے متعلق اعدادوشمار بھی جمع کرتا ہے تاکہ تعلیم کی ترقی اور تحقیق میں ان سے مدد مل سکے۔

5۔ تدوین نصاب

صوبائی محکمہ تعلیم کی ذمہ داری ہے کہ تعلیمی پالیسی کے مطابق نصاب کی تشکیل وتدوین میں اپنا کردار ادا کرے۔ صوبائی محکمہ تعلیم نصاب کی کمیٹیوں اور ادارہ توسیع نصاب کی مدد سے یہ ذمہ داری پوری کرتا ہے اور درسی کتب کی تیاری کی نگرانی کرتا ہے۔

6- تعلیمی وظائف کے لیے سفارشات کرنا

اگرچہ بیرون ملک تعلیمی وفود بھیجنا اور اساتذہ وطلبہ کو بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لیے وظائف مہیا کرنا وفاقی وزارتِ تعلیم کی ذمہ داری ہے لیکن صوبائی سطح سے اس مقصد کے لیے اساتذہ اور طلبہ کا چناؤ اور نامزدگیاں کرنا محکمہ تعلیم ہی کی ذمہ داری ہے۔

7- تعلیمی کانفرنسوں اور سیمیناروں کا انعقاد

صوبے میں معیار تعلیم بلند کرنے، تعلیمی اصلاحات کے نافذ کرنے، تعلیمی تقاضوں اور ضروریات کا جائزہ لینے، انھیں جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنے، تحقیقات کے نتائج کی روشنی میں تبدیلیاں کرنے اور تجاویز وسفارشات پیش کرنے کے لیے تعلیمی کانفرنسیں اور سیمینار منعقد کیے جاتے ہیں۔ جن میں اندرون ملک اور بیرون ملک ماہرین تعلیم اور نمائندوں کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

8- خودمختار و نیم خودمختار اداروں کی نگرانی کرنا

تعلیم کے فروغ کے لئے صوبے میں مختلف خودمختار اور نیم خودمختار ادارے کام کرتے ہیں۔ ان میں ٹیکسٹ بک بورڈ، امتحانی تعلیمی بورڈز، نظامت تعلیمات، یونیورسٹیاں، تدوین نصاب و تحقیق کے ادارے اور تربیتِ اساتذہ کے ادارے شامل ہیں۔ صوبائی محکمہ تعلیم ان اداروں کے معاملات کی نگرانی کرتا ہے اور ان کے مسائل حل کرنے میں تعاون کرتا ہے۔

صوبائی محکمہ تعلیم میں سیکرٹری تعلیم کی معاونت کے لیے سپیشل سیکرٹری تعلیم (سکولز) اور سپیشل سیکرٹری (اعلیٰ تعلیم) کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ صوبائی سطح پر ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن (سکولز) اور ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن (کالجز) بھی کام کرتے ہیں۔

پرائیویٹ تنظیمیں (Private Sector Organizations)

پاکستان میں پہلی جماعت سے لے کر بارہویں جماعت تک کی درسی کتب کی قومی نصاب تعلیم کے مطابق تیاری حکومتی ذمہ داری ہے۔ حکومت صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈز کی مدد سے طلبہ کے لیے درسی کتب کی فراہمی کا بندوبست کرتی ہے۔ نصاب سازی کے عمل سے لے کر کتابوں کی تیاری اور پھر انھیں طلبہ تک پہنچانے کے لیے سرکاری اداروں اور افراد کے ساتھ غیر سرکاری ادارے اور افراد بھی برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں ثانوی اور انٹرمیڈیٹ سطح کے امتحانات تعلیمی بورڈ لیتا ہے۔ جن کے لیے قومی تعلیمی نصاب کے مطابق سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں کے طلبہ کے لیے ٹیکسٹ بک بورڈز مختلف مضامین کی کتب فراہم کرتے ہیں۔ یوں سرکاری اور غیر سرکاری سکولوں میں ان تمام امتحانات کے لیے جو تعلیمی بورڈز لیتے ہیں ایک ہی طرح کی کتب استعمال کی جاتی ہیں جو متعلقہ ٹیکسٹ بک بورڈ چھاپتے اور فراہم کرتے ہیں۔

اگرچہ پانچویں اور آٹھویں کلاس کے امتحانات کا انعقاد حکومت کی طرف سے ضلعی سطح پر کیا جاتا ہے لیکن تمام طلبہ کے لیے اس میں شرکت کرنا لازمی نہیں ہے، اس لیے پہلی جماعت سے لے کر آٹھویں جماعت تک کے امتحانات سکولوں کی اپنی ذمہ داری ہیں۔ خواہ سرکاری ہو یا پرائیویٹ ہر سکول داخلی طور پر ان کلاسوں کے امتحانات کا انعقاد کرتا ہے تاکہ طلبہ کو اگلی جماعتوں میں ترقی دی جا سکے۔ اس لیے ان سکولوں کے امتحانات میں معیار اور نصاب کی یکسانیت نہیں پائی جاتی۔ اگرچہ سرکاری سکولوں میں پہلی جماعت سے آٹھویں جماعت تک یکساں نصاب اور درسی کتب کو استعمال کیا جاتا ہے لیکن اس سطح کے پرائیویٹ تعلیمی ادارے الگ الگ اداروں کی شائع کردہ کتب استعمال کرتے ہیں۔ بسا اوقات یہ کتب مضمون وار سیریز کی صورت میں ہوتی ہیں۔ ہر سکول اپنی ضرورت اور سکول میں زیر تعلیم طلبہ اور ان کے والدین کی خواہشات کے مطابق سرکاری یا پرائیویٹ اشاعتی اداروں کی تیار کردہ درسی کتب استعمال کرتا ہے۔ زیادہ نمایاں اشاعتی اداروں میں فیروز سنز، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، رہبر پبلشرز اور پیراماؤنٹ پبلشرز وغیرہ شامل ہیں۔

ضلعی سطح پر تعلیمی انتظام (Educational Management at District Level)

حکومت پاکستان نے 2001ء سے ملک کے انتظامی ڈھانچے میں بنیادی تبدیلیاں کی تھیں۔ دیگر تمام شعبوں کی طرح تعلیم کے متعلق انتظامی امور میں بھی بعض ضروری تبدیلیاں کی گئیں۔ حکومت نے صوبوں میں قائم انتظامی ڈویژن ختم کر دیے ہیں اور بہت سے انتظامی اختیارات صوبائی اور ڈویژن کی سطح سے ضلعی اور تحصیل کی سطح پر منتقل کر دیے گئے۔ تعلیم کے شعبہ میں بھی حکومت کے اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی کے منصوبے (Devolution of Power Plan) کے تحت یہ عمل جاری رہا اور ڈویژن کی سطح پر

قائم ڈویژنل ڈائریکٹوریٹ آف سکولز اور ڈائریکٹوریٹ آف کالجز ختم کر دیے گئے اور یہ اختیارات بلدیاتی انتخابات کے نتیجے میں قائم ہونے والی ضلعی حکومتوں کے سپرد کر دیے گئے۔ اس طرح عوام کے ووٹوں سے منتخب نمائندوں کو انتظامی امور کا ذمہ دار بنایا گیا۔ لیکن حال ہی میں حکومت کے فیصلے کے مطابق جولائی 2006ء سے کالج کی سطح کی تعلیم ضلعی حکومتوں سے واپس لے کر صوبائی حکومت کے سپرد کر دی گئی ہے۔ اب ضلعی سطح پر کالج کی تعلیم صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہوگی اور ضلع میں کالج کے معاملات کے بارے میں تعینات آفیسر صوبائی حکومت کو جوابدہ ہوگا۔

ضلعی ناظم اپنے ضلع میں صوبائی اور وفاقی حکومتوں کی تعلیمی پالیسیوں اور فیصلوں پر عملدرآمد کروانے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کی مدد کے لیے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (DCO) کا عہدہ قائم کیا گیا ہے۔ جس کے ماتحت مختلف محکموں کے ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسرز کام کرتے ہیں۔ ضلعے کے تعلیمی امور کی نگرانی اور انتظامات کی ذمہ داری ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر تعلیم (E.D.O.Education) کے سپرد ہے۔ ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر تعلیم (E.D.O Education) کی مدد کے لیے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز (DEO's) کی تقرری کی جاتی ہے۔ ان کی تعداد عموماً تین ہوتی ہے جو اس طرح سے ہوتی ہے۔

i- ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (ابتدائی تعلیم) DEO(Elementary Education)

ii- ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (ثانوی تعلیم) DEO(Secondary Education)

iii- ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (کالجز) DEO (Colleges)

"تعلیم سب کے لیے" (Education for All) کے منصوبے کے تحت ہر ضلعے میں ایک ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (خواندگی) (EDO Literacy) کا عہدہ بھی قائم کیا گیا ہے جو اپنے اپنے ضلعے میں خواندگی کو عام کرنے اور سکول سے باہر پانچ سے سولہ سال کی عمر رکھنے والے ہر ناخواندہ بچے کو خواندہ بنانے اور تعلیمی سہولیات فراہم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ ان کی مدد کے لیے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز اور اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر (خواندگی) کا تقرر کیا گیا ہے۔

تمام ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز کو تعلیمی منصوبہ بندی، انتظامی اور نگرانی کے امور میں مدد دینے کے لیے ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز اور اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسرز متعین ہیں جو ضلع، تحصیل اور مقامی سطح پر ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر تعلیم کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہر ضلع میں تعلیمی اداروں، طلبہ اور اساتذہ کی تعداد کی مطابقت سے ان کی پوسٹوں اور تعداد کا تعین کیا جاتا ہے۔ بعض بڑے اضلاع میں خواتین اور مرد اساتذہ کے متعلق انتظامی امور کو نپٹانے کے لیے زنانہ اور مردانہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسرز کام کرتے ہیں۔ ہر ایجوکیشن آفیسر اور ایگزیکٹو آفیسر کے لیے انتظامی امور سے مناسب طور پر عہدہ برآ ہونے کے لئے دفتری عملے کا تقرر بھی کیا گیا ہے جہاں ضرورت کے مطابق پوسٹوں کی تعداد میں کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔

یونیورسٹیوں کی تعلیم (University Education)

ملک میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لیے پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں یونیورسٹیاں قائم ہیں۔ پچھلے چند سالوں میں ان یونیورسٹیوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ یونیورسٹیاں بنیادی طور پر خود مختار تعلیمی ادارے ہیں جو تعلیمی اور انتظامی امور میں فیصلے کرنے کے حوالے سے اپنی پالیسی مرتب کر سکتے ہیں۔ یہ ادارے ملک میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لیے کام کرتے ہیں۔ زراعت، میڈیسن، میڈیکل، انجینئرنگ، قانون، تعلیم، سائنسی اور عمومی علوم میں اعلیٰ تعلیم انھیں اداروں میں دی جاتی ہے۔ تمام اعلیٰ قسم کی پیشہ ورانہ فنی تعلیم کی ذمہ داری یہی ادارے پوری کرتے ہیں، نئے علوم ونظریات پر کام اور علمی اور پیشہ ورانہ تحقیقات کرنا بھی یونیورسٹیوں کے ذمہ ہے۔

قومی اور نظریاتی اُمور میں تمام یونیورسٹیاں وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی پالیسیوں کی پابند ہیں۔ ہر صوبے کا گورنر اپنے صوبے میں قائم پبلک یونیورسٹیوں کا چانسلر (Chancelor) ہوتا ہے جب کہ صوبائی وزیر تعلیم عہدے کے اعتبار سے صوبائی یونیورسٹیوں کا پرو چانسلر (Prochancelor) ہوتا ہے۔ صوبائی محکمہ تعلیم کا یونیورسٹیوں کے امور سے زیادہ عمل دخل نہیں ہوتا جبکہ یونیورسٹیوں کے تعلیمی اور مالی معاملات کی نگرانی، رہنمائی اور مدد کے لیے وفاقی سطح پر ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) قائم کیا گیا ہے۔ یہ کمیشن اپنے چیئرمین کی نگرانی میں حکومت کی پالیسی کے مطابق یونیورسٹیوں کو مختلف تعلیمی منصوبوں اور تحقیقات کے لیے فنڈ مہیا کرتا ہے۔ طلبہ اور اساتذہ کو اعلیٰ تعلیم کے لیے وظائف فراہم کرنا بھی اسی کمیشن کے فرائض میں شامل ہے۔ اس کمیشن کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم کو بین الاقوامی معیار پر لانے میں ان کی رہنمائی کرے اور یونیورسٹیوں کے مختلف تعلیمی اور تحقیقی پروگراموں میں معیار کی یکسانیت کو برقرار رکھنے کے لیے اقدامات کرے۔

یونیورسٹی کی سطح پر انتظامی اور تعلیمی امور کی نگرانی کے فرائض ادا کرنا وائس چانسلر (Vice Chancelor) کی ذمہ داری ہے۔ وائس چانسلر کی معاونت کے لیے ہر یونیورسٹی میں سنڈیکیٹ اور سینٹ قائم کی گئی ہیں جن میں ماہرین تعلیم، یونیورسٹی اساتذہ، مقننہ، عدلیہ اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے نمائندے اور ماہرین شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ تعلیمی انتظامی اور مالی امور میں معاونت کے لیے کنٹرولر امتحانات، رجسٹرار اور خازن ہوتے ہیں جو اپنے اپنے شعبوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ کنٹرولر امتحانات، رجسٹرار اور خازن کی مدد کے لیے متعدد ڈپٹی اور اسسٹنٹ کنٹرولر امتحانات، ڈپٹی اور اسسٹنٹ رجسٹرار، نائب خازن اور اسسٹنٹ خازن کام کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی امور کی نگرانی کے لیے مختلف ڈین اور تمام تعلیمی شعبوں کے سربراہ بھی اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ تعلیمی معاملات کی دیکھ بھال اور وائس چانسلر کی مدد اور رہنمائی کے لیے یونیورسٹیوں میں بورڈ آف سٹڈیز، بورڈ آف ہائر سٹڈیز اینڈ ریسرچ، اکیڈیمک کونسل اور مختلف کمیٹیوں کا قیام بھی عمل میں لایا جاتا ہے۔

نصاب اور تدریسی مواد (Curriculum and Textual Material)

کسی بھی نظام کی کامیابی کا یقین اس بات سے ہوتا ہے کہ متعلقہ نظام کس حد تک اپنے طے شدہ مقاصد کے حصول میں کامیاب ہوا ہے۔ یہی بات نظام تعلیم کے لیے بھی درست ہے کہ کسی ملک یا معاشرے کے نظام تعلیم نے کس حد تک ملکی اور قومی مقاصد تعلیم حاصل کیے ہیں۔ بنیادی طور پر تعلیم کا مقصد معاشرتی زندگی کی تشکیل نو، تہذیبی ورثے کا تحفظ اور اس کی اگلی نسل تک منتقلی ہے۔ افرادِ معاشرہ کی بنیادی ضروریات کی تکمیل کرنا بھی تعلیم کے مقاصد میں شامل ہے۔ ان مقاصد کا کامیاب حصول اس امر کا متقاضی ہے کہ نظام تعلیم کے تمام پہلوؤں پر یکساں اور بھرپور توجہ دی جائے۔

نصاب تعلیم مقاصد تعلیم کے حصول کا اہم ذریعہ، نظام تعلیم کا اہم اور بنیادی عنصر ہے۔ تمام علمی اور فنی تصورات و تجربات، جملہ ادبی معاشرتی اور تفریحی لوازمات نصاب ہی کا حصہ ہوتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں کتب و رسائل اور مختلف جرائد کا استعمال تعلیمی مقاصد کے حصول کو ممکن بنانے کے لئے ہی کیا جاتا ہے۔ نصاب اور اس سے متعلق درسی مواد کے انتخاب، تنظیم اور تیاری کے لئے ضروری ہے کہ تعلیم کے لیے طے شدہ مقاصد کو پیش نظر رکھا جائے، پھر تعلیم سے متعلق حقائق کا ادراک کرتے ہوئے طلبہ کی ذہنی استعداد، ضرورتوں اور دلچسپیوں کے ساتھ ساتھ معاشرے کے نظریۂ حیات، قومی اور معاشی تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ یہ تمام تعلیمی سرگرمیاں اور مواد نصاب ہی کا حصہ ہوتے ہیں اور طلبہ کی سہولت کے پیش نظر درسی، امدادی یا اضافی کتب کی شکل میں پیش کیے جاتے ہیں۔ کتب دراصل دنیا

بھر میں ہر جگہ طلبہ کے لئے سب سے بڑے اور اہم وسیلہ تعلیم اور بنیادی آلہ تعلیم کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔ پاکستان میں تعلیمی نصاب اور درسی کتب کی تدوین اور تیاری کے لئے مرکزی اور صوبائی سطح پر مختلف ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن میں وفاقی سطح پر قومی شعبہ تدوین نصاب اور صوبائی سطح پر تدوین نصاب کے بیورو قائم ہیں۔ جبکہ درسی کتب کی تیاری کے لیے صوبے کی سطح پر ٹیکسٹ بک بورڈ مصروف عمل ہیں۔ ان کے علاوہ پرائیویٹ ادارے اور تنظیمیں بھی تعلیم کے فروغ کے لئے حوالہ جاتی، درسی امدادی اور اضافی کتب کے ساتھ تعلیمی رسائل و جرائد اور تدریسی مواد کی تیاری میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان سب کا مختصر تعارف اگلے صفحات میں پیش ہے۔

شعبہ تدوین نصاب وفاقی وزارت تعلیم (Curriculum Wing Ministry of Education)

ملک میں قومی سطح پر وفاقی وزارت تعلیم قائم ہے۔ اس وزارت کے تحت قومی شعبہ تدوین نصاب کام کر رہا ہے، اس شعبے کے اہم وظائف درج ذیل ہیں:۔

1- تعلیمی پالیسی مرتب کرنا اور نصابی یکسانیت میں صوبوں کی رہنمائی کرنا

نصاب سازی سے متعلق قومی تعلیمی پالیسی مرتب کرنا وفاقی حکومت اور صوبائی محکمہ تعلیم کو نصاب سے متعلق باخبر رکھنا اور اسے نافذ کروانا، اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ قومی سطح پر پہلی جماعت سے بارہویں جماعت تک کی نصاب سازی کا کام یہی شعبہ سرانجام دیتا ہے۔ تدوین نصاب اور درسی کتب کی تیاری میں یکسانیت پیدا کرنا، صوبوں کو نصاب سازی کے لیے بنیادی پالیسی فراہم کرنا اور اس پر عملدرآمد میں مدد دینا اس شعبہ کے فرائض میں شامل ہے۔ ایسے صوبے جو نصابی معاملات اور درسی کتب کی تیاری میں دوسرے صوبوں سے پیچھے ہیں۔ ان کی مدد کر کے نصاب کی تکمیل اور نصابی کتب کی تدوین میں بھرپور کردار ادا کرنا اس شعبہ کے فرائض میں شامل ہے۔

2- دوسرے ممالک کے نصاب کا جائزہ

شعبہ تدوین نصاب کے فرائض میں ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے نصاب کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لینا بھی شامل ہے تاکہ اس کی روشنی میں اپنے نصاب پر اپنی قومی ضروریات اور ترجیحات کے مطابق نظرثانی کی جاسکے کیونکہ کسی بھی دوسرے ملک کے نصاب کو جوں کا توں نہیں اپنایا جاسکتا۔

3- تمام مضامین کے نصاب کی تدوین

اس شعبہ کے ذمہ پہلی سے بارہویں جماعت کے نصاب کی تیاری کے لیے اس کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کرنا، تحقیقی مقالے ترتیب دینا اور ان کے نتائج اور سفارشات کی اشاعت کرنا ہے تاکہ اساتذہ اور طلبہ، نصاب اور اس کی تیاری سے متعلق امور سے آگاہ ہوکر استفادہ کر سکیں۔

4- قومی مقاصد پر درسی کتب کو جانچنا

وفاقی شعبہ تدوین نصاب صوبائی مراکز تحقیق و تدوین نصاب کی رہنمائی کرتا ہے اور ٹیکسٹ بک بورڈز اور مصنفین کو درسی کتب لکھنے کے لئے رہنمائی فراہم کرتا ہے تاکہ وہ ٹیکسٹ بکس، ورک بکس اور رہنمائے اساتذہ کی تدوین کر سکیں۔ درسی کتب کو قومی مقاصد

کی روشنی میں جانچ کروانے کے بعد ان کے مواد میں ترامیم اور اضافے کئے جاتے ہیں تا کہ درسی کتب، قومی تعلیمی مقاصد کے حصول میں بھر پور کردار ادا کر سکیں۔

5- بین الاقوامی تعلیمی و ثقافتی تعلقات کا فروغ

تعلیم کے فروغ کے لیے بین الاقوامی تعلیمی اداروں سے رابطہ قائم کرنا اور انہیں پاکستان میں تعلیم کے فروغ کے لئے کام کرنے کی ترغیب دینا، ان کے کام پر نظر رکھنا تا کہ قومی تعلیمی مفادات پورے ہو سکیں، بھی اس شعبے کی ذمہ داری ہے۔ بین الاقوامی اداروں مثلاً یونیسکو، یونیسف، ورلڈ بنک، ایشین ڈویلپمنٹ بنک اور دیگر ایسے ہی اداروں کا تعاون حاصل کر کے ترقی یافتہ ممالک کے نصاب کا تنقیدی اور تحقیقی جائزہ لے کر اپنے نصاب کو قومی اور بین الاقوامی تقاضوں کے مطابق بنا کر ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا اس کے فرائض میں شامل ہے۔

صوبائی بیوروز تدوین نصاب (Provincial Bureaus of Curriculum)

ملک میں تعلیم کے فروغ اور یکساں معیار تعلیم قائم رکھنے کے لئے صوبائی سطح پر تدوین نصاب و ترقی تحقیق / مرکز توسیع تعلیم کے ادارے قائم ہیں۔ صوبائی اداروں کے عملے کا تقرر صوبائی محکمہ تعلیم کرتا ہے جس کا عملہ صوبائی سیکرٹری تعلیم کی نگرانی میں اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔ ان اداروں کے سربراہ ڈائریکٹر کہلاتے ہیں اور ان کے تحت ڈپٹی ڈائریکٹر، دوسرے افسران اور ماہرین تعلیم اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔ عملے کے اہم ارکان درج ذیل ہوتے ہیں:۔

1- ڈپٹی ڈائریکٹر توسیع تعلیم/تحقیق، سکولوں کالجوں کے اساتذہ کی تربیت کے معاملات اور تدریسی معاملات پر تحقیق کے کام کے لیے ذمہ دار ہے۔

2- ڈپٹی ڈائریکٹر تدوین نصاب و تحقیق، صوبائی سطح پر نصاب کے بارے میں تحقیق اور اس کی تدوین کے معاملات کی نگرانی کرتا ہے۔

3- مختلف مضامین کے ماہرین، اپنے اپنے مضامین کے نصاب اور اس کے ابلاغ کو زیادہ مؤثر بنانے کے لیے تحقیقی اور علمی کام سرانجام دیتے ہیں۔

4- دفتر کا دیگر عملہ، نصابی اور دفتری امور کی انجام دہی میں اپنے افسران کی مدد کرتا ہے۔

ان اداروں کی ذمہ داریاں و فرائض درج ذیل ہیں:۔

i- وفاقی وزارت تعلیم کی ہدایات کے مطابق نصاب تعلیم مرتب کرنا، اس کو متوازن بنانا، اس کی درجہ بندی اور اصلاح کرنا۔

ii- دوسرے صوبوں کے مراکز نصاب سازی سے رابطہ قائم رکھتے ہوئے مختلف مضامین کے تدریسی مقاصد و مواد میں یکسانیت پیدا کرنا تا کہ قومی مقاصد کا حصول ممکن بنایا جا سکے۔

iii- یونیسکو اور یونیسف کے مجوزہ پروگرامز کا انتظام کرنا اور ایسے پروگراموں میں رابطہ پیدا کرنا۔

iv- تیار شدہ نصابات کی جانچ کے لئے مختلف تعلیمی اور تحقیقی پروگرام تشکیل دینا تا کہ اصلاح اور تسلسل کا عمل قائم رہ سکے۔

v- تمام ٹیکسٹ بک بورڈز کو درسی کتب، ورک بکس اور دیگر ضروری کتب کی طباعت کے لیے تعاون فراہم کرنا۔

vi- زیر ملازمت اساتذہ کے لیے ورکشاپس اور ٹریننگ کورسز کا انتظام کرنا تا کہ وہ قومی شعبہ تدوین نصاب کی تیار کردہ ورک بکس، رہنمائے اساتذہ اور دیگر تعلیمی منصوبوں اور پروگراموں سے استفادہ کر سکیں۔

ٹیکسٹ بک بورڈ (Textbook Board)

ہر صوبے میں درسی کتابوں کی فراہمی کے لیے ٹیکسٹ بک بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ یہ ادارہ قومی شعبہ تدوین نصاب کی سفارشات کے مطابق کتابیں تیار کراتا ہے۔ صوبے میں نصابی کتابوں کی تقسیم ٹیکسٹ بک بورڈ کے ذمے ہے۔ ٹیکسٹ بک بورڈ میں ماہرین تعلیم اور ماہرین مضمون مل کر قومی شعبہ تدوین نصاب کی سفارشات کے مطابق درسی کتب کی تصنیف و تالیف کرواتے ہیں۔

نصاب کے نفاذ کے مراحل

1۔ پہلا مرحلہ

نصاب سازی کی تکمیل کے بعد نصاب کے نفاذ کا مرحلہ آتا ہے۔ نفاذ میں پہلا مرحلہ قومی نصاب کے مطابق درسی کتب، رہنمائے اساتذہ اور دیگر مواد کی تیاری اور طباعت کا ہوتا ہے۔ اس میں قومی شعبہ تدوین نصاب، صوبائی نصاب بیورو، اور ٹیکسٹ بک بورڈ حصہ لیتے ہیں۔ ان کے باہمی اشتراک سے مندرجہ ذیل امور طے پاتے ہیں:۔

i- نصاب کی تیاری و طباعت

ii- مختلف مضامین اور درجوں کے لیے درسی کتب کی تیاری اور اشاعت

iii- اساتذہ کی رہنمائی کے لیے رہنمائے اساتذہ کی تیاری

iv- طلبہ کے لیے ورک بکس کی تیاری

2۔ دوسرا مرحلہ

نصاب کے نفاذ کا دوسرا مرحلہ نصاب کی تدریس کے لئے تدریسی طریقوں کا انتخاب، ضروری تدریسی معاونات کی تیاری اور ان کے مطابق اساتذہ کی تربیت کا ہے۔ اس کام میں وفاقی اور صوبائی مراکز تدوین نصاب، توسیع تعلیم کے مراکز، تعلیمی بورڈز، تعلیمی معاونات کی تیاری کے مراکز اور تربیت اساتذہ کے ادارے حصہ لیتے ہیں۔ ان کے باہمی اشتراک سے مندرجہ ذیل امور طے پاتے ہیں:۔

1- تعلیم و تربیت اساتذہ
2- تدریسی معاونات کی تیاری
3- ریفریشر کورس
4- تعلیمی سیمینار اور کانفرنسیں
5- جائزے کے کورس اور ورکشاپس

سٹاف ڈویلپمنٹ (Staff Development)

یہ ایک تسلیم شدہ امر ہے کہ کوئی بھی ملک یا معاشرہ تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ آج بھی دنیا میں وہی ممالک اور معاشرے ترقی یافتہ ہیں جن کو دیگر اقوام عالم پر علمی برتری حاصل ہے۔ یہ علمی برتری ان کے تعلیمی نظام کی بدولت ہے جس میں استاد کو ایک اہم مقام حاصل ہے کیونکہ یہ اساتذہ ہی ہیں جو تعلیمی عمل کو سرانجام دیتے ہیں۔ علوم و فنون، روایات و اقدار، نظریات اور رویوں کو اگلی نسل تک منتقل کرنے کی اہم ذمہ داری انہی کے سپرد ہے۔ یوں بھی کہا جاتا ہے کہ کوئی بھی نظام تعلیم اپنے اساتذہ سے زیادہ بہتر نہیں ہو سکتا۔ اساتذہ جس قدر اچھے ہوں گے، مقصد سے لگن رکھتے ہوں گے، قومی نظریہ حیات پر یقین اور اعتماد رکھنے والے ہوں گے، اسی نسبت

سے وہ نظام تعلیم اور اس کے فارغ التحصیل افراد کامیاب اور کامران ہوں گے۔لہٰذا معاشرتی، معاشی اور نظریاتی استحکام کے پیش نظر ہر معاشرہ ارادی طور پر یہ کوشش کرتا ہے کہ اس کے افراد کی تربیت بہتر بلکہ بہترین اساتذہ کے ہاتھوں عمل میں آئے۔ تعلیمی عمل کی کامیابی میں اساتذہ کے اس اہم کردار کے باعث ہر معاشرہ طلبہ کے لیے تعلیمی اداروں کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی تربیت کے لیے بھی ادارے قائم کرتا ہے۔ پاکستان میں بھی دنیا کے دیگر ممالک کی طرح تربیت اساتذہ کے مختلف ادارے قائم ہیں جو ابتدائی اور ثانوی سطح کے اساتذہ کی تربیت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ان کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:۔

1- کالجز آف ایجوکیشن (Colleges of Education)

ملک میں وفاقی اور صوبائی سطح پر ثانوی سطح کے اساتذہ کی تربیت کے لیے یہ قائم شدہ ادارے کالجز آف ایجوکیشن کہلاتے ہیں۔ وفاقی سطح پر اسلام آباد میں ایک فیڈرل کالج آف ایجوکیشن قائم ہے جب کہ صوبائی سطح پر ہر صوبے کی تعلیمی ضروریات کے مطابق یہ ادارے موجود ہیں جو قبل از ملازمت تربیت اساتذہ کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

پنجاب میں ان اداروں کی تعداد چھ ((6 ہے جن میں سے تین ادارے لاہور میں ہیں۔ باقی تین فیصل آباد، ملتان اور ڈیرہ غازی خان میں قائم ہیں۔ان میں سے ایک ادارہ صرف ثانوی سطح کے سائنس اساتذہ کی تربیت کرتا ہے۔ یہاں طلبہ و طالبات کو ایف ایس سی (F.Sc) کے بعد تین سال کے لیے داخلہ دیا جاتا ہے اور انھیں کامیاب ہونے پر بی ایس ایڈ (B.S.Ed) کی ڈگری ملتی ہے۔ دیگر تمام ادارے بھی تمام مضامین کی تدریس کے لیے ثانوی سطح کے اساتذہ کی تربیت کرتے ہیں۔ یہ سب مخلوط ہیں جب کہ ایک صرف خواتین کے لیے مخصوص ہے۔ان تمام اداروں میں ثانوی سطح کے اساتذہ کی تربیت کا بندوبست کیا گیا ہے۔

صوبہ سندھ، سرحد اور بلوچستان میں ان اداروں کی تعداد بالترتیب 4، 2اور 1 ہے۔یعنی سندھ میں 4، سرحد میں 2، بلوچستان میں 1اوراسلام آباد میں 1 ہے۔ان اداروں کو پہلے ٹیچر ز ٹریننگ کالج کہا جاتا تھا۔ بعد ازاں ان کو کالج آف ایجوکیشن کا نام دے دیا گیا۔ بی اے (BA) یا بی ایس سی (B.Sc) کے بعد ایک سال کے پیشہ ورانہ کورس کی تکمیل پر بی۔ایڈ کی ڈگری ملتی ہے۔ان اداروں میں ایم ایڈ (M.Ed) اور ایم اے ایجوکیشن (M.A. Education) کے پروگراموں کے اجرا سے تربیت اساتذہ کے معیار کو اور زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

صوبوں میں کالجز آف ایجوکیشن کے علاوہ پبلک یونیورسٹیوں میں بھی قبل از ملازمت تربیت اساتذہ کے انتظامات موجود ہیں۔ بعض یونیورسٹیوں میں ایجوکیشن کے شعبے جب کہ کئی دوسری یونیورسٹیوں میں ادارہ ہائے تعلیم وتحقیق قائم ہیں۔ایسے تمام شعبوں اور اداروں میں بی ایڈ سے لے کر ایجوکیشن میں ایم فل (M.Phil) اور پی ایچ ڈی (Ph.D) کے پروگرام بھی جاری ہیں۔

2- گورنمنٹ کالجز برائے ایلیمنٹری ایجوکیشن
(Government Colleges for Elementary Education)

کالجز آف ایجوکشن کی طرح وفاقی اور صوبائی سطح پر ابتدائی درجوں کے اساتذہ کی تربیت کے لیے یہ ادارے مختلف شہروں میں کام کررہے ہیں۔ گورنمنٹ کالجز برائے ایلیمنٹری ایجوکیشن اور کالجز آف ایجوکیشن میں بنیادی فرق اساتذہ کی تربیتی سطح کا ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے ایلیمنٹری کالجز ابتدائی سطح کے اساتذہ کو قبل از ملازمت تربیت فراہم کرتے ہیں جب کہ دوسرے ادارے ثانوی سطح کے اساتذہ کی تربیت کا بندوبست کرتے ہیں۔

پہلے ان میں سے زیادہ تر ادارے نارمل سکول کہلاتے تھے جہاں پرائمری سے لے کر مڈل درجہ تک پڑھانے کے لیے اساتذہ کی تربیت ہوتی تھی۔ بعد میں ان اداروں کو ایلیمنٹری کالجز آف ایجوکیشن کا نام دے دیا گیا۔

وفاقی سطح پر فیڈرل کالج آف ایجوکیشن ہی ابتدائی سطح تک کی تعلیم کے لیے قبل از ملازمت تربیت اساتذہ کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ پنجاب میں گورنمنٹ ایلیمنٹری کالجز کی تعداد چھتیس (36) ہے۔ پنجاب کے علاوہ دوسرے تین صوبوں سندھ، خیبر پختونخواہ اور بلوچستان کے ایلیمنٹری کالجز میں پی۔ٹی۔سی (PTC)، سی۔ٹی (CT)، او۔ٹی (OT) ڈی۔ایم (DM) کے پروگرام جاری ہیں۔ بعض صوبوں میں ڈپلومہ ان ایجوکیشن (D.Ed) کا پروگرام بھی جاری ہے جو میٹرک کے بعد تین سال کا پروگرام ہے۔ ان اداروں میں جاری تمام تعلیمی پروگراموں کا دورانیہ ایک سال کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ پی۔ٹی۔سی (PTC)، او۔ٹی (OT)، ڈرائنگ ماسٹر (DM) میں داخلہ میٹرک کے بعد جب کہ سی۔ٹی (CT) میں داخلہ ایف اے (FA)، ایف ایس سی (FSc) کے بعد حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اساتذہ کی تربیت کے لیے چاروں صوبوں میں پراونشل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیچر ایجوکیشن بھی موجود ہیں جو ابتدائی اور ثانوی دونوں سطحوں کے لیے اساتذہ کی تربیت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ یہ ادارے دوران ملازمت بھی ابتدائی اور ثانوی سطح کے اساتذہ کی تربیت کرتے ہیں۔

2002ء سے صوبہ پنجاب میں قائم تمام چھتیس ایلیمنٹری کالجوں، چھ کالجز آف ایجوکیشن اور پراونشل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیچر ایجوکیشن کو نئی قائم شدہ یونیورسٹی آف ایجوکیشن کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ پنجاب میں ابتدائی سطح پر پڑھانے کے لیے اساتذہ کی کم از کم تعلیمی قابلیت کو سی ٹی (CT) اور پی ٹی سی (PTC) سے بڑھا کر بی ایڈ (B.Ed) کر دیا گیا ہے اس لیے پنجاب میں تربیت اساتذہ کے تمام اداروں میں پی ٹی سی (PTC) اور سی ٹی (CT) کے تربیتی پروگرام ختم کر دیے گئے ہیں اور اب یہ ادارے صرف بی ایڈ (B.Ed) کے پیشہ ورانہ پروگرام پیش کر رہے ہیں۔ جب کہ کالجز آف ایجوکیشن میں ایم ایڈ (M.Ed) اور ایم اے ایجوکیشن (M.A.Education) کے پروگراموں کے ساتھ ساتھ بی ایڈ (B.Ed) کے پروگرام بھی جاری ہیں۔

پنجاب کے علاوہ دیگر صوبوں میں ایلیمنٹری کالجز آف ایجوکیشن براہِ راست صوبائی حکومتوں کی نگرانی میں کام کر رہے ہیں۔ صوبہ سندھ میں ایلیمنٹری کالجز آف ایجوکیشن کی تعداد 24 ہے جبکہ صوبہ سرحد میں ایسے 18 ادارے کام کر رہے ہیں۔ صوبہ بلوچستان میں قائم ایلیمنٹری کالجز کی تعداد 10 ہے۔ وفاقی سطح پر بھی 4 ایلیمنٹری کالجز آف ایجوکیشن خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان صوبوں میں ابتدائی سطح کے اساتذہ کی تیاری کے لیے روایتی تربیتی پروگرام جاری ہیں۔

پرائیویٹ تنظیمیں (Private Sector Organizations)

ملک بھر میں اساتذہ اور شعبہ تعلیم سے تعلق رکھنے والے افراد کی پیشہ ورانہ ترقی اور بہتری کے لیے سرکاری اداروں کے ساتھ پرائیویٹ شعبہ بھی اہم خدمات انجام دے رہا ہے۔ جہاں ایک طرف مختلف سطح کے اساتذہ کے لیے قبل از ملازمت اور دورانِ ملازمت کورسز کا انعقاد کیا جاتا ہے تو دوسری طرف تعلیمی نگرانی، جائزے اور انتظامی امور نپٹانے کے لیے بھی شعبہ تعلیم سے تعلق رکھنے والے افراد کی تربیت کے لیے کورسز، سیمینارز اور ورکشاپس منعقد کی جاتی ہیں۔ پرائیویٹ شعبہ اس سلسلہ میں نہایت موثر انداز میں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

تعلیمی شعبہ کے افراد کے لیے مختلف نوعیت کی تربیتی سہولتیں فراہم کرنے والے اداروں میں درج ذیل نمایاں ادارے شامل ہیں:۔

1- انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، آغا خان یونیورسٹی کراچی
2- سکول آف ایجوکیشن بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی لاہور
3- علی انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن لاہور

امتحانات
(Examinations)

سکولوں میں اساتذہ جو کچھ طلبہ کو پڑھاتے ہیں اس کا جائزہ لینے کے لیے مختلف طریقوں سے ان کا امتحان لیا جاتا ہے۔ کبھی وہ کمرۂ جماعت میں زبانی سوالات کے ذریعے، کبھی کلاس ٹیسٹ کے ذریعے، کبھی گھر کا کام دے کر طلبہ کے اکتساب کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ سکولوں میں سہ ماہی، ششماہی، نوماہی اور سالانہ امتحانات کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کی کارکردگی اور اکتساب کا جائزہ لے کر ان کو نہ صرف اگلی جماعت میں ترقی دینے کا فیصلہ کیا جا سکے بلکہ ان کی کارکردگی کا باہمی موازنہ بھی کیا جا سکے۔

ہمارے ملک میں ہزاروں کی تعداد میں تعلیمی ادارے قائم ہیں جو تعلیمی عمل میں حصہ لیتے ہیں جہاں لاکھوں کی تعداد میں طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ معیار تعلیم میں یکسانیت اور تمام طلبہ کو یکساں تعلیمی مواقع کی فراہمی کے لیے ضروری ہے کہ ایک ہی سطح یا درجے پر تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے لیے ایک ہی معیار کے امتحان کا انعقاد ہو۔ سکول میں عموماً پہلی کلاس سے آٹھویں کلاس تک کا امتحان لیتے ہیں۔ پانچویں اور آٹھویں کلاس کے طلبہ وطالبات کے لیے امتحان کا انعقاد کرنا، ضلعی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کی سطح پر امتحان لینے کے لیے علیحدہ امتحانی بورڈز قائم ہیں جب کہ یونیورسٹیاں اعلیٰ سطح کے تعلیمی امتحانات کے انعقاد کی ذمہ دار ہیں۔

1- فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن
(Federal Board of Intermediate & Secondary Education)

وفاقی سطح پر میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان کے انعقاد کے لیے فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن قائم ہے۔ اس بورڈ کا دائرہ کار وفاقی دارالحکومت، اسلام آباد اور وفاق کے زیر انتظام علاقوں تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ بورڈ بیرونِ ملک قائم پاکستانی سکولوں اور کالجوں کے طلبہ وطالبات کے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان بھی لیتا ہے جن کا انعقاد متعلقہ ملک میں قائم پاکستانی سفارت خانے کے تعاون سے کیا جاتا ہے۔

2- صوبائی بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن
(Provincial Board of Intermediate & Secondary Education)

وفاق کی طرح صوبوں میں بھی میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے انعقاد کے لیے یہ بورڈ قائم ہیں جو اپنے دائرہ عمل (Jurisdiction) میں وہی ذمہ داریاں اور فرائض ادا کرتے ہیں جو وفاقی بورڈ اپنے علاقے میں کرتا ہے۔ صوبوں میں یہ بورڈ کالعدم انتظامی ڈویژنوں کی سطح پر قائم کیے گئے تھے۔ پنجاب میں ان بورڈوں کی تعداد آٹھ، صوبہ خیبر پختونخواہ میں چھ، صوبہ سرحد میں سات، بلوچستان میں ایک ہے۔

ہر بورڈ کی نگرانی کے لیے محکمہ تعلیم کی طرف سے ایک چیئر مین کا تقرر کیا جاتا ہے۔اس کی مدد کے لیے ہر بورڈ میں ایک سیکرٹری اور ایک کنٹرولر امتحانات موجود ہوتا ہے۔سیکرٹری بورڈ کے انتظامی امور اور کنٹرولر امتحانات امتحان سے متعلقہ معاملات کی نگرانی کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

یہ بورڈ امتحانات کا انعقاد کرنے کے ساتھ ساتھ ملحق اداروں میں ہم نصابی اور نصابی سرگرمیوں کا انعقاد کرتے ہیں۔طلبہ کو مختلف انعامات اور وظائف دینا بھی انہی بورڈز کی ذمہ داری ہے۔

3- فنی تعلیمی بورڈ (Board of Technical Education)

ملک میں صوبائی اور وفاقی تعلیمی امتحانی بورڈز کی طرح صوبائی سطح پر فنی تعلیم کے فروغ کے لیے فنی تعلیمی بورڈ قائم ہیں جو صوبائی محکمہ تعلیم کی زیر نگرانی کام کرتے ہیں۔

فنی تعلیمی بورڈز کا دائرہ عمل پورے صوبے تک وسیع ہوتا ہے۔صوبے میں موجود تمام پولی ٹیکنیک (Polytechnique) اور پیشہ ورانہ (Vocational) تعلیم کے کالج ،نصابی ادارے اور امتحانی معاملات میں فنی تعلیمی بورڈز سے الحاق کی منظوری لیتے ہیں۔یہ بورڈ ڈی کام (D.Com) سی کام (C.Com) اور ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر (DAE) کے نصابات کی تیاری اور امتحانات کا انعقاد کرتے ہیں۔صوبوں میں فنی تعلیم کے فروغ کے لیے یہ بورڈ فنی تعلیم کے مختلف شعبوں اور سطحوں پر تعلیمی تحقیقات اور تدوین نصاب کا کام کرتے ہیں۔

دیگر تعلیمی بورڈوں کی طرح ان بورڈوں میں بھی چیئر مین بورڈ کے تمام معاملات کی نگرانی کرتا ہے اور اس کی مدد کے لیے سیکرٹری اور کنٹرولر امتحانات موجود ہوتے ہیں اور وہی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں جو دیگر بورڈز میں ان کے ہم منصب ادا کرتے ہیں۔پنجاب میں فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم کے فروغ کے لیے ایک خودمختار اتھارٹی ٹیوٹا.(TEVTA) Technical Education & Vocational Training Authority کے قیام کے بعد پنجاب میں قائم فنی تعلیمی بورڈ اب اس ادارے کا حصہ ہے۔

دیہی تعلیمی ترقی (Rural Education Development)

کسی بھی ملک کی ترقی کا معیار اس کے شہریوں کے معیار زندگی کے حوالے سے جانچا جاتا ہے آج بھی پاکستانی آبادی کی اکثریت دیہی علاقوں میں رہتی ہے۔اس لیے ملکی ترقی کے جائزے میں دونوں علاقوں میں رہائش پذیر لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانا اور ان کو بنیادی ضروریات اور سہولیاتِ زندگی فراہم کرنا ہے جس میں تعلیم ،صحت ،پانی ،بجلی اور روزگار وغیرہ شامل ہیں۔

دیہی تعلیمی ترقی سے مراد سائنس اور ٹیکنالوجی کی نئی نئی دریافتوں اور ایجادات کو دیہی علاقوں میں استعمال کر کے ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ان علاقوں میں یہ ترقیاتی پروگرام صرف اسی وقت موثر ہوسکتا ہے جب وہاں رہنے والی آبادی تبدیلی کے عنصر (Change Agent) کا کردار ادا کرے۔

دیہی ترقی گذشتہ چند عشروں سے ہماری حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔پاکستان چونکہ ایک زرعی ملک ہے اور اس کی آبادی کا ساٹھ فی صد (60%) حصہ اب بھی دیہی علاقوں میں رہائش پذیر ہے،اس لیے کوئی بھی ترقیاتی منصوبہ صرف اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب اس میں شہری اور دیہی دونوں علاقوں پر یکساں توجہ دی جائے۔حکومت پاکستان نے سوشل سیکٹر ریفارم پروگرام کے تحت بہت سے نئے تعلیمی منصوبے شروع کر رکھے ہیں۔

تعلیم سب کے لیے (Education for All) حکومت کا مطمع نظر ہے جس کا بنیادی مقصد خصوصاً دیہی آبادی کی تعلیمی ترقی ہے۔ صوبائی حکومتوں نے ثانوی سطح تک تعلیم مفت کر دی ہے اور تعلیمی ترقی کے لیے دیگر بہت سے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ جن میں سکولوں سے ٹاٹ سسٹم کو ختم کرنا اور فرنیچر، عمارت اور دیگر تعلیمی ضروریات کی فراہمی کو یقینی بنانا شامل ہے۔ ان کے علاوہ بچوں کو درسی کتب کی مفت فراہمی اور سکولوں کو بعض معاملات میں خودمختاری دی جا رہی ہے۔

اہم نکات

1- تعلیم کے انتظام و انصرام کے لیے حکومت نے وفاقی، صوبائی اور ضلعی سطح پر مختلف ادارے قائم کیے ہیں جن میں یونیورسٹیاں، کالج، امتحانی بورڈز اور ٹیکسٹ بک بورڈز شامل ہیں۔

2- ضلعی سطح پر ضلع ناظم کو وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ اس کی مدد کے لیے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (D.C.O) کا عہدہ ہے۔ تعلیمی امور کی نگرانی ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر تعلیم (E.D.O.E) کرتا ہے جس کی مدد کے لیے DEO سکولز اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

3- کالج کی تعلیم کی ذمہ داری جولائی 2006ء سے ضلعی حکومتوں سے صوبائی حکومتوں کو منتقل کر دی گئی ہے۔

4- وفاقی سطح پر قومی شعبہ تدوین نصاب و صوبائی سطح پر تدوین نصاب کے بیورو اور درسی کتب کی تیاری کے لیے صوبے کی سطح پر ٹیکسٹ بک بورڈ مصروف عمل ہیں۔ ان کے علاوہ پرائیویٹ ادارے بھی تدریسی مواد کی تیاری میں حصہ لے رہے ہیں۔

5- وفاقی اور صوبائی سطح پر ثانوی سطح کے اساتذہ کی تربیت کے لیے کالجز آف ایجوکیشن اور ابتدائی درجوں کے اساتذہ کی تربیت کے لیے ایلیمنٹری کالجز آف ایجوکیشن کام کر رہے ہیں۔

6- وفاقی سطح پر میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان کے انعقاد کے لیے فیڈرل بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ہیں اور صوبائی سطح پر صوبائی بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ہیں۔ اس کے علاوہ فنی تعلیمی بورڈز بھی تعلیم کے فروغ کے لیے مصروف عمل ہیں۔

آزمائشی مشق

معروضی حصہ:

I- ہر بیان کے ساتھ دیے گئے جوابات میں سے موزوں ترین جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

i- یونیورسٹی سطح کی تعلیم کے فروغ اور نگرانی کے لیے قومی سطح پر قائم ادارہ ہے۔
(ا) یونیورسٹی گرانٹس کمیشن　(ب) ہائر ایجوکیشن کمیشن
(ج) لٹریسی کمیشن　(د) قومی تعلیمی کمیشن

ii- یونیورسٹیاں ایسے ادارے ہیں جو
(ا) انتظامی اور تعلیمی اعتبار سے آزاد نہیں　(ب) انتظامی اور تعلیمی اعتبار سے آزاد ہیں۔
(ج) قومی اور نظریاتی امور میں آزاد ہیں۔　(د) مالی امور میں آزاد نہیں

iii- مرکزی وزارت تعلیم میں اہم انتظامی عہدہ ہے:
(ا) مرکزی وزیر تعلیم کا　(ب) جوائنٹ سیکرٹری کا
(ج) وفاقی سیکرٹری کا　(د) جوائنٹ ایجوکیشن ایڈوائزر کا

iv- پاکستان کے آئین کے مطابق تعلیم ذمہ داری ہے:
(ا) صوبائی حکومت کی　(ب) وفاقی حکومت کی
(ج) صوبائی اور مرکزی حکومت کی　(د) صوبائی اور مرکزی حکومتوں میں سے کسی کی بھی نہیں

v- صوبے میں تعلیم کے فروغ اور نگرانی کی ذمہ داری ہے:
(ا) وزارت تعلیم کی　(ب) صوبائی کابینہ کی
(ج) صوبائی اسمبلی کی　(د) محکمہ تعلیم کی

vi- پاکستان کے کون سے صوبے میں تین سیکرٹری تعلیم کا کام کرتے ہیں؟
(ا) پنجاب　(ب) سندھ　(ج) بلوچستان　(د) سرحد

vii- ضلعی سطح پر تعلیمی انتظام کی ذمہ داری ہے:
(ا) ڈی سی او کی　(ب) ڈی ای او تعلیم کی　(ج) ڈی پی آئی کی　(د) ای ڈی او تعلیم کی

viii- ضلع میں قائم پرائیویٹ تعلیمی اداروں کی رجسٹریشن اور نگرانی ذمہ داری ہے:
(ا) ڈی ای او تعلیم کی　(ب) ای ڈی او تعلیم کی
(ج) ڈی سی او کی　(د) ضلعی ناظم کی

ix- ملک میں تدوین نصاب اور اس کی یکسانیت کام ہے:
(ا) وفاقی شعبہ تدوین نصاب کا　(ب) صوبائی بیوروز تدوین نصاب کا
(ج) مشترکہ طور پر صوبائی اور وفاقی شعبہ جات نصاب کا　(د) وفاقی اور صوبائی محکمہ تعلیم کا

x- درسی کتب جس ادارے کی سفارشات کے مطابق لکھی جاتی ہیں وہ کہلاتا ہے:

(ا) صوبائی شعبہ تدوین نصاب (ب) وفاقی شعبہ تدوین نصاب

(ج) ٹیکسٹ بک بورڈ (د) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن

xi- کالجز آف ایجوکیشن اور ایلیمنٹری کالجز آف ایجوکیشن میں بنیادی فرق ہے:

(ا) اساتذہ کی تعلیمی قابلیت کا (ب) اساتذہ کی تربیتی نوعیت کا

(ج) اساتذہ کی تربیتی سطح کا (د) کوئی فرق نہیں ہے

xii- پنجاب میں ابتدائی سطح پر پڑھانے کے لیے اساتذہ کی کم از کم تعلیمی قابلیت ہونی چاہیے:

(ا) پی ٹی سی (ب) سی ٹی

(ج) ڈپلومہ آف ایجوکیشن (د) بی ایڈ

xiii- بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان کے ساتھ ساتھ انعقاد ہوتا ہے:

(ا) تعلیمی ورکشاپس اور کورسوں کا (ب) علاقائی لسانی امتحانات کا

(ج) تعلیمی علاقوں کے الحاق کی منظوری کا (د) ہم نصابی سرگرمیوں کا

xiv- فنی تعلیمی بورڈ کا دائرہ کار پھیلا ہوا ہے:

(ا) اپنے ضلع تک (ب) اپنے صوبے تک

(ج) ملکی حدود تک (د) بیرونی ملک میں رہنے والے پاکستانی طلبہ کے امتحانات تک

II- خالی جگہ پُر کریں۔

i- وزیر تعلیم عہدے کے اعتبار سے یونیورسٹیوں کا.................. بھی ہوتا ہے

ii- نیورسٹیوں کے تعلیمی اور مالی معاملات کی نگرانی اور رہنمائی کے لیے.................. قائم کیا گیا ہے۔

iii- کسی بھی صوبہ میں قائم یونیورسٹی کا چانسلر صوبے کا.................. بھی ہوتا ہے۔

iv- یونیورسٹیوں بنیادی طور پر.................. تعلیمی ادارے ہیں۔

v- صوبائی سطح پر تعلیمی معاملات کا انصرام و اہتمام کرنا.................. کی ذمہ داری ہے۔

vi- وفاقی وزارت تعلیم میں اہم ترین عہدہ.................. تعلیم کا ہے۔

vii- EDO ایجوکیشن کی اصطلاح.................. کا مخفف ہے۔

viii- D.P.I آفس سے مراد.................. ہے۔

ix- حکومت نے صوبوں میں قائم انتظامی ڈویژن ختم کرکے یہ اختیارات ضلع اور تحصیل کی سطح پر منتقل کیے ہیں، اس منصوبے کا نام .... ہے۔

x- ضلعی سطح پر معاملات کی دیکھ بھال کرنے کے لیے اہم ترین سرکاری عہدے دار کو.................. کہتے ہیں۔

xi- ضلع میں عوام کے ووٹوں سے منتخب اعلیٰ ترین عہدے دار کو.................. کہتے ہیں۔

xii- ضلع کی سطح پر خواندگی کو بہتر بنانے کے لیے حکومت نے.................. کا تقرر کیا ہے۔

xiii- کسی بھی نظام کی کامیابی کا انحصار اس بات سے ہوتا ہے کہ وہ نظام کس حد تک اپنے .... کے حصول میں کامیاب ہوتا ہے۔

III- مختصر جوابات لکھیں:

i- تعلیمی معاملات کی نگرانی اور وائس چانسلر کی مدد کے لیے قائم ہونے والے کم از کم چار اہم اداروں کے نام لکھیں۔

ii- وفاقی وزارتِ تعلیم کے کم از کم پانچ اہم شعبوں کے نام لکھیں۔

iii- وفاقی وزارتِ تعلیم کے کم از کم پانچ اہم فرائض پر نوٹ لکھیں۔

iv- صوبائی محکمہ تعلیم کے پانچ اعلیٰ اداروں/ دفاتر کی فہرست مرتب کریں۔

v- صوبائی محکمہ تعلیم کے پانچ اہم اختیارات کی فہرست تیار کریں۔

vi- صوبہ پنجاب میں تعلیم کے محکمے کی نگرانی کے لیے تین اعلیٰ ترین سرکاری عہدے کون کون سے ہیں؟ کسی ایک پر نوٹ لکھیں۔

vii- مراکز توسیع تعلیم کے کم از کم پانچ وظائف درج کریں۔

viii- قومی شعبہ تدوین نصاب کے مقاصد کی فہرست تیار کریں۔

ix- پاکستان کے نصاب تعلیم کے پانچ اہم ترین مقاصد کی فہرست تیار کریں۔

x- پاکستان میں تعلیمی نصاب اور درسی کتب کی تیاری کے لیے کام کرنے والے مختلف محکموں اور اداروں کے نام تحریر کریں۔

xi- نفاذ نصاب میں قومی اداروں کے کردار پر نوٹ لکھیں۔

IV- درج ذیل میں کالم (ا) اور کالم (ب) میں درج الفاظ میں باہمی تعلق معلوم کر کے کالم (ب) کے سامنے کالم (ج) میں مطلوبہ الفاظ درج کریں۔

کالم (ا)	کالم (ب)	کالم (ج)
1- ہائیر ایجوکیشن (HEC) دائرہ اختیارات کے اعتبار سے کس سابقہ ادارہ سے زیادہ موثر ہے؟	i- صوبائی محکمہ تعلیم	
2- صوبائی وزیر تعلیم صوبے کی تمام یونیورسٹیوں کا کہلاتا ہے۔	ii- نصاب تعلیم	
3- قومی تعلیمی پالیسی مرتب کرنا اور ملکی نظام تعلیم کی نگرانی کرنا بھی اس کی اہم ذمہ داری ہے۔	iii- یونیورسٹی گرانٹس کمشن (UGC)	
4- محکمہ تعلیم میں صوبہ کی سطح پر وزیر تعلیم کے بعد اہم ترین عہدہ دار ہوتا ہے۔	iv- ڈی۔سی۔او (DCO)	
5- ہر صوبے میں صوبے کے لیے تعلیمی بجٹ اور منصوبے تیار کرنا اس کی ذمہ داری ہے۔	v- پرو چانسلر	
6- تمام اضلاع میں تمام محکموں کو کنٹرول کرنا اور ان کو موثر بنانا اس عہدہ کی ذمہ داری ہے۔	vi- صوبائی بیوروز تدوین نصاب و تحقیق	

7- صوبائی ہیڈکوارٹرز پر محکمہ تعلیم کا اعلیٰ ترین افسر کہلاتا ہے۔	vii- وفاقی وزارتِ تعلیم	
8- ضلعی سطح پر خواندگی بڑھانے کے لیے ذمہ دار افسر کہلاتا ہے۔	viii- ای۔ڈی۔او(EDO)	
9- مقاصد تعلیم کے حصول کے لیے ایک مؤثر ذریعہ ہے اور نظامِ تعلیم کا بنیادی عنصر ہے۔	ix- صوبائی سیکرٹری تعلیم	
10- وفاقی وزارتِ تعلیم کے مطابق نصاب تعلیم بنانا اس کو متوازن کرنا اور درجہ بندی کرنا اس کی اہم ذمہ داری ہے۔	x- ڈی۔پی۔آئی(DPI)	
	xi- ٹیکسٹ بک بورڈ	
	xii- گشتی ماڈل ٹیم	

انشائیہ حصہ

V- موجودہ ضلعی تعلیمی نظام کی خصوصیات بیان کریں۔ اس نظام کے تحت ای۔ڈی۔او تعلیم کے فرائض اور ذمہ داریاں بیان کریں۔

VI- پاکستان میں صوبائی اور قومی سطح پر نصاب سازی کے عمل کی وضاحت کریں اور درسی کتب کی تیاری میں تدوینِ نصاب کے اداروں کے کردار کی تفصیل لکھیں۔

VII- سٹاف ڈویلپمنٹ سے کیا مراد ہے اس کی اہمیت بیان کریں۔

VIII- صوبہ پنجاب میں ابتدائی سطح کے اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت کے اداروں کی تفصیل لکھیں۔

IX- امتحانات کی اہمیت پر مفصل نوٹ لکھیں۔ نیز اعلیٰ ثانوی سطح تک کے امتحانات کا انعقاد کرنے والے مختلف اداروں کے وظائف اور فرائض بیان کریں۔

فرہنگ (Glossary)

اساس : بنیاد
استحکام : مضبوطی
اعانت : مدد
افکار : فکر کی جمع، سوچ
افہام و تفہیم : صلح صفائی
اقامتی درسگاہ : ایسا مدرسہ جہاں رہائش بھی ہو۔
انتظام و انصرام : باگ ڈور
انقطاع : ختم کرنا
آموختہ : سبق
بالادستی : حکمرانی
بالواسطہ : کسی ذریعے سے
بلاتخصیص : بغیر کسی فرق کے
بلاواسطہ : بغیر کسی ذریعے سے
تدریجی ربط : درجہ بدرجہ تعلق
ترویج کرنا : رائج کرنا
تفاوت : فرق
حسین امتزاج : خوبصورت ملاپ
حمیت : عزت
خدوخال : شکل وصورت
درس وتدریس : تعلیم دینا
دسترس : پہنچ
ذہنی استعداد : دماغی صلاحیتیں
رزیلہ : بُرا
روبہ تنزل : پستی کی طرف
سخت گیر : ظالم
سینہ بہ سینہ : ایک شخص سے دوسرے تک

شرعی حرمت : شرعاً حرام
صاحب ثروت : دولت مند، امیر
غلبہ اور تسلط : چھا جانا، قبضہ کرنا۔
فکر انگیز : سوچ کو بڑھانے والی
فوقیت : بڑائی، عظمت
کفالت : دیکھ بھال
کلی طور پر : مکمل طور پر
کہانت : پیشن گوئی کرنا
گہوارہ : جھولا
لائحہ عمل : طریق کار
متصادم : ٹکراؤ
متعصبانہ : تنگ نظری
مداخلت : دخل اندازی
مرقع : تصویر
مطمع نظر : نقطۂ نظر، لُب لباب
معقولات : عقلی علوم
ملکہ حاصل کرنا : ہنر میں کمال حاصل کرنا
منفی عدم مساوات : برابری نہ ہونا
منقولات : نقلی علوم
ناروا : بُرا
نشاۃِ ثانیہ : دوسری زندگی
نظریات : نظریہ کی جمع، خیال، سوچ
نیابت الٰہی : خلافت
وافر : زیادہ
ہم رنگی، یکسانیت : ایک جیسا ہونا
یلغار : حملہ

کتابیات (Bibliography)

-1 اکبر علی، خواجہ نذیر احمد، پاکستان میں تعلیم کی تاریخ، لاہور، مجید بک ڈپو

-2 ایجوکیشن سیکٹر پالیسی پیپرز، تھرڈ ایڈیشن، ورلڈ بنک

-3 آکسفورڈ، 2002ء، ہیومن ڈویلپمنٹ ان ساؤتھ ایشیا محبوب الحق ہیومن ڈویلپمنٹ سنٹر

-4 بنکاک، 2000ء، ''ایجوکیشن فار آل''، یونیسکو

-5 پرل جانسن اور ہیز رراتف، تعلیم اور معاشی ترقی، اسلام آباد، ای پی ایم کورس علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی

-6 تعلیم اور کام پر سپکٹس رپورٹ یونیسکو

-7 حکومت پاکستان، اکنامک سروے آف پاکستان 05-2004ء، اسلام آباد، فنانس ڈویژن

-8 حکومت پاکستان، ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز 04-2001ء، اسلام آباد، وزارت تعلیم

-9 حکومت پاکستان، تعلیمی پالیسیاں اور تعلیمی منصوبے، اسلام آباد، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز

-10 حکومت پاکستان، نیشنل پلان، اسلام آباد، وزارت تعلیم

-11 حکومت پاکستان، تعلیم آبادیات، اسلام آبا، دوزارت تعلیم تعلیم آبادیات سیل شعبہ نصابیات

-12 حکومت پنجاب، 2003ء، پنجاب ایجوکیشن سناریو، لاہور، پنجاب ایسں سنٹر

-13 خالد یار خاں، تقابلی تاریخ، کراچی، کفایت اکیڈمی

-14 خضر اقبال راجہ، 1990ء، تعلیم اور فکر اسلامی، لاہور، مجید بک ڈپو

-15 ایس ایم اختر، پاکستان کی معاشی ترقی۔ لاہور، پبلشرز یونائیٹڈ

-16 سید عبدالقادر، محمد شجاع الدین، تاریخ پاک و ہند، لاہور، حق برادران

-17 عبدالرشید ارشد، 1994ء، پاکستان میں تعلیم کا ارتقا، لاہور، ادارہ تعلیمی تحقیق

-18 عبدالرشید ارشد، 1994ء، تعلیمی پالیسیاں اور اصلاح کی تجاویز، لاہور، ادارہ تعلیمی تحقیق

-19 ماہنامہ افکار معلم، لاہور، تنظیم منزل بہاول شیر روڈ

-20 محمد سرور، 1971ء، ارمغان شاہ ولی اللہ، لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ

-21 محمد عیسیٰ خاں، 1997ء، تعلیمی فلسفہ اور تاریخ، لاہور، علمی کتاب خانہ

-22 مسلم سجاد، پاکستان میں نظام تعلیم کی اسلامی تشکیل کی حکمت عملی، اسلام آباد، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز

-23 مسلم سجاد، 1997ء، اسلامی ریاست میں نظام تعلیم، اسلام آباد، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز

-24 نیاز عرفان، 1994ء، قومی تعلیمی پالیسیاں تقابلی جائزہ، اسلام آباد، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز

-25 ''تعلیم''، اسلام آباد، انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز

S.Chand & Co.VD Mahajan, R.R. Sethi, India since 1926 -26

Situation analysis user survery ", Islamabad, Natural Institute of Pakistan -27

Govt. of Pakistan, Islamabad, Economic Survey of Pakistan 2013-14 -28